بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفتے میں اپنی زوجہ سے کتنی بار ہمبستری کرنے کی اجازت ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ہفتے میں کتنی دفعہ بیوی سے صحبت کرنے کی اجازت ہے شریعت میں؟

جواب

شادی کے بعد ایک مرتبہ صحبت کرنا قضاءً واجب ہے، اور اس کے علاوہ شرع نے کوئی حَد مقرر نہیں کی، بلکہ شوہر کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً صحبت کرتا رہے تاکہ عورت کی خواہش پوری ہوتی رہے اور اتنی کثرت بھی نہ ہو کہ عورت کے لئے ضرر و نقصان کا باعث بنے۔ الغرض اپنی اور بیوی دونوں کی صحت کا خیال رکھتے ہوئے میانہ روی اختیار کرے۔

یاد رہے بغیر کسی عذر شرعی کے اگر عورت شوہر کو ہمبستری سے منع کرے تو حدیث پاک کے مطابق فرشتے اس پر ساری رات لعنت کرتے رہتے ہیں۔ بیوی پر خاص زوجیت سے متعلقہ امور میں اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم) کے بعد تمام حقوق میں سب سے بڑھ کر حق شوہر کا ہے، یہاں تک کہ ماں باپ کے حق سے بھی زائد ہے۔ ان امور میں شوہر کی اطاعت، بیوی پر اہم فرض ہے۔

البتہ! اگر بیوی کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ جس کے باعث یہ عمل اس کے لیے فی الحال ضرر کا باعث ہے یا اس کے علاوہ کوئی شرعی عذر ہو تو نرمی سے شوہر کو اپنا عذر پیش کرے، اور اس وقت شوہر بھی بیوی کو تکلیف نہ دے۔

بخاری و مسلم وغیرہ کثیر کتب احادیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، واللفظ للاول: "عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: إذا دعا الرجل امرأته إلى فراشه فأبت أن تجيء، لعنتها الملائكة حتى تصبح"

ترجمہ: جب شوہر اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ عورت آنے سے منع کر دے تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔ (صحیح البخاري، جلد 07، صفحہ 30، حدیث: 5193، مطبوعہ مصر)

ترمذی شریف کی حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إذاالرجل دعازوجته لحاجته فلتأته وإن كانت على التنور" ترجمہ: جب مرد اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لیے بلائے تو اسے چاہئے کہ اس کے پاس آئے اگرچہ تنور پر ہو۔ (سنن الترمذي، جلد02، صفحہ453، حدیث: 1160، دارالغرب الاسلامی، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: "عورت پر مرد کا حق خاص امور متعلقہ زوجیت میں اللہ و رسول کے بعد تمام حقوق حتی کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے ان امور میں اس کے احکام کی اطاعت اور اس کے ناموس کی نگہداشت عورت پر فرضِ اہم ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ380، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ایک مرتبہ جماع قضاء واجب ہے اور دیانۃً یہ حکم ہے کہ گاہے گاہے (وقتاً فوقتاً) کرتا رہے اور اس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں مگر اتنا تو ہو کہ عورت کی نظر اوروں کی طرف نہ اُٹھے اور اتنی کثرت بھی جائز نہیں کہ عورت کو ضرر پہنچے اور یہ اس کے جُثّہ (جسم) اور قوت کے اعتبار سے مختلف ہے۔" (بہار شریعت، جلد2، صفحہ95، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا رضا محمد مدنی

فتویٰ نمبر: Web-2682

تاریخ اجرا: 14جمادی الاخریٰ 1447ھ/06دسمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net